140972 ـ اسلام قبول كرنا چاہتا ہے ليكن روزے كى حالت ميں كافى پينے سے نہيں رك سكتا!

سوال

ميں عورت ہوں اور ميرا ايك دوست اسلام قبول كرنا چاہتا ہے، ليكن جب اسے علم ہوا كہ اس پر روزہ ركھنا فرض ہے اور روزے كى حالت ميں وہ كھانے پينے كى اشياء استعمال نہيں كر سكتا تو وہ تردد كا شكار ہوگيا، كيونكہ وہ كافى كا عادى ہے اور مستقل طور پر نوش كرتا ہے اس ليے كہ اسے درد شقيقہ كى بيمارى ہے اور وہ اسے بطور علاج استعمال كرتا ہے، مجھے يہ بتائيں كہ ميں اس شخص كى كس طرح مدد كر سكتى ہوں، اور كيا آپ كے پاس اس سلسلہ ميں كوئى تجويز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بندے پر اللہ سبحانہ و تعالى كى سب سے عظيم نعمت ہے كہ اللہ تعالى اپنے بندے كو دين اسلام كى قبول كرنے كى توفيق نصيب فرمائے، اور اس كے سينے كو ايمان لانے اور دين اسلام كا مطيع ہونے كے ليے كھول دے، اور يہى بندے كى سعادت و خوشبختى اور فلاح و كاميابى كى علامت ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اللہ سبحانہ و تعالى جسے ہدايت دينا چاہے تو اس كے سينہ كو اسلام كے ليے كھول ديتا ہے، اور جسے گمراہ كرنا چاہے اس كے سينہ كو تنگ كر ديتا ہے، گويا كہ وہ آسمان ميں چڑھ رہا ہے، اسى طرح اللہ سبحانہ و تعالى پليدگى كو ان پر لاگو كر ديتا ہے جو ايمان نہيں لاتے الانعام (125).

شيخ سعدى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اللہ سبحانہ و تعالى اپنے بندوں كے ليے سعادت و خوشبختى اور ہدايت اور گمراہى كى علامت بيان كرتے ہوئے كہتا ہے كہ:

جس كا دين اسلام كے ليے سينہ كھل جائے يعنى اس كا سينہ كھل كر وسيع ہو جائے تو اس كا سينہ ايمان كے نور سے روشن ہو جاتا ہے، اور يقين كى روشنى سے زندہ ہو جائے تو وہ بندہ اس سے مطئمن ہو جاتا ہے، اور خير و

بھلائی کو پسند کرنے لگتا اور خیر و بھلائی کے لیے اس کا نفس مطیع ہوجاتا ہے تو اسے اطاعت میں لذت حاصل ہوتی ہے، اس کے لیے اطاعت و فرمانبرداری بوجھ نہیں بنتی، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے ہدایت نصیب فرما دی ہے، اور اس پر صحیح اور سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق کا انعام کیا ہے.

اور جسے اللہ سبحانہ و تعالی گمراہ کرنا چاہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ: اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے، یعنی: ایمان اور علم و یقین کو حاصل کرنے سے اس کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے، اور اس کے دل میں شبہات اور شہوات گھر کر جاتے ہیں، اس لیے اس میں نہ تو خیر و بھلائی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا دل خیر و بھلائی کے لیے کھلتا اور وسیع ہوتا ہے.

گویا کہ وہ اپنی تنگی اور شدت کی بنا پر آسمان میں چڑھ رہا ہے، یعنی: گویا کہ اسے اس آسمان میں چڑھنے کا مکلف کیا جا رہا ہے جس میں اسے کوئی حیلہ حاصل نہیں.

ا سکا سبب ان کا عدم ایمان یعنی ایمان نہ لانا ہے، اسی نے واجب کر دیا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ان پر پلیدی کو مسلط کر دیا، اس لیے کہ انہوں نے اپنے اوپر رحمت و احسان کے دروازے بند کر لیے، یہ ایسا ترازو ہے جو کبھی نیچا نہیں ہوگا، اور ایسا راستہ ہے جو تبدیل نہیں ہوتا.

کیونکہ جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور تقوی اختیار کیا، اور نیک بات کی تصدیق کی اللہ تعالی اس کے لیے آسان راستے کی سہولت میسر کرےگا، اور جس نے بخیلی کی اور بےپرواہی کرتا رہا اور نیک بات کی تکذیب کی تو اس کے لیے تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دےگا " انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (272).

اس لیے ہم اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس سائل کو ہدایت نصیب فرمائے، اور اس کے سینہ کو دین اسلام کے لیے کھول دے، اور اسے ایمان و یقین کی دولت سے مالا مال کرے، اور اپنے دین کے سامنے سرخم تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے.

دوم:

اسے یہ معلوم کر لینا چاہیے کہ اللہ کے دین میں رمضان المبارك کے روزے رکھنا کوئی آسان چیز اور معاملہ نہیں، بلکہ رمضان المبارك کے روزے تو دین اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایك رکن، اور دین اسلام کی پانچ بنیادی اشیاء میں سے ایک عظیم بنیاد ہے.

جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی معروف حدیث میں وارد ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اسلام كى بنياد پانچ اشياء پر ہے: اس بات كى گواہى دينا كہ اللہ تعالى كے علاوہ كوئى معبود برحق نہيں، اور محمد صلى اللہ عليہ وسلم اللہ كے رسول ہيں، اور نماز قائم كرنا، اور زكاۃ كى ادائيگى كرنا، اور حج كرنا، اور رمضان المبارك كے روزے ركھنا "

صحيح بخارى حديث نمبر (8) صحيح مسلم حديث نمبر (16).

اور اس سائل كو يہ بھى معلوم ہونا چاہيے كہ كلمہ شہادت پڑھنا اور دين اسلام ميں داخل ہونے كا معنى يہ ہے كہ: بندہ اپنے دل اور سارے اعضاء كے ساتھ اپنے پروردگار اللہ رب العالمين كا مطيع و فرمانبردارى ہو جائے، اور اللہ پر ايمان لاتے ہوئے جو بھى اللہ نے نازل كيا ہے اس پر ايمان لائے اور اپنے پروردگار كے سامنے سر تسليم خم كر دے، اور اس كے احكام اور نواہى كو تسليم كرے اور اللہ كى خبر كى تصديق كرے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور ہم نے ہر ہر رسول كو صرف اسى ليے بھيجا كہ اللہ تعالى كے حكم سے اس كى اطاعت و فرمانبردارى كى جائے، اور اگر يہ لوگ جب انہوں نے اپنى جانوں پر ظلم كيا تھا تيرے پاس آ جاتے اور اللہ تعالى سے استغفار كرتے، اور رسول بھى ان كے ليے استغفار كرتا تو يقينا يہ لوگ اللہ تعالى كو معاف كرنے والا مہربان پاتے

سو قسم ہے تيرے پروردگار كى ! يہ اس وقت تك مومن ہى نہيں ہو سكتے جب تك كہ تمام آپس كے اختلاف ميں آپ كو حاكم نہ مان ليں، پھر آپ ان ميں جو فيصلہ كر ديں ان سے اپنے دل ميں كسى طرح كى بھى تنگى اور ناخوشى نہ پائيں اور فرمانبردارى كے ساتھ اسے قبول كر ليں النساء (64 - 65).

ابن كثير رحمہ اللہ اس آيت كى تفسير كرتے ہوئے كہتے ہيں:

" قولہ تعالى:

سو قسم ہے تيرے پروردگار كى ! يہ اس وقت تك مومن ہى نہيں ہو سكتے جب تك كہ تمام آپس كے اختلاف ميں آپ كو حاكم نہ مان ليں

اللہ سبحانہ و تعالى اپنى قسم كھا كر كہہ رہے ہيں كہ: كوئى شخص بھى اس وقت تك مومن نہيں ہو سكتا جب تك كہ وہ اپنے سارے امور ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو حاكم اور منصف تسليم نہ كر لے، اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم جو فيصلہ كر ديں وہ حق ہے اس كے سامنے سر تسليم خم كرنا اور اسے باطنى اور ظاہرى طور پر تسليم كرتے ہوئے اس پر عمل كرنا واجب ہے.

اسى ليے اللہ سبحانہ و تعالى نے فرمايا ہے:

پھر آپ ان میں جو فیصلہ کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی بھی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ اسے قبول کر لیں

یعنی: جب وہ آپ کو حاکم مان لیں تو اپنے باطن میں آپ کی اطاعت کریں گے تو آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اس سے انہیں کوئی تنگی نہیں ہوگی، اور وہ ظاہری اور باطنی دونوں طرح آپ کے مطیع ہونگے، اور بغیر کسی تنگی و جھگڑے اور ممانعت کے وہ آپ کی بات کو تسلیم کریں گے " انتہی

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (2 / 349).

اس اصول اور معنی کو واضح کرنے کے لیے قرآن مجید میں بہت ساری آیات پائی جاتی ہیں ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں.

سوم:

جب ہم اس عظیم اصول کو سمجھ لیں گے جو ایمان کے اصول میں شامل ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے جو بھی آیا اور نازل ہوا ہے اسے قبول کرنا اور اس کے سامنے سرتسلیم خم کرنا ہے، اور ظاہری و باطنی دونوں طرح اسے ماننا ہے، اور جب ہم یہ سمجھ جائیں گے کہ رمضان المبارك کے روزے دین اسلام اور ایمان کے ارکان میں سے ایك رکن ہے، تو یہ معلوم ہوا کہ اسے قبول کیے بغیر کسی کا بھی ایمان صحیح نہیں ہوگا.

اس کے بعد درج ذیل کام کرنا ہوگا کہ دین کی رغبت رکھنے والے اس شخص کو ہم یہ بتائیں اور اس کے لیے یہ واضح کریں کہ دین اسلام قبول کرنے میں اسے کوئی مشکل درپیش نہیں، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں پر ان کے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی، بلکہ اس نے اس نے ان پر یہ دین آسان کیا ہے، اور جو بھی تنگی اور مشقت میں ڈالنے والی چیز ہے اسے دور کیا ہے.

اس لیے اگر یہ شخص درد شقیقہ کی بنا پر قہوہ اور کافی پیتا ہے تو یہ ممکن ہے کہ وہ رات کے حصہ میں انتی مقدار پی لے جو اسے کافی ہو، اور جب صبح روزہ شروع کرے تو پھر غروب آفتاب تك بغیر پیئے گزارہ کر سکے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس درد کو دور کرنے کے لیے کوئی دوسری دوائی بھی استعمال کر سکتا ہے جو اس کی تکلیف میں کمی کرے.

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جو مریض دن میں بیماری محسوس کرتا ہو، اور اس کا مرض روزہ رکھنے کی بنا پر متاثر ہوتا ہو تو یہ سب کو معلوم ہے کہ ایسا شخص اللہ کے دین میں معذور ہے، اس لیے جب اسے درد شقیقہ ہو اور وہ دوائی کا محتاج ہو اور روزہ برداشت نہ کر سکے تو اس دن اس کے لیے روزہ چھوڑنا ممکن ہے.

پھر جب رمضان المبارك كا مہينہ گزر جائے تو اس نے جتنے دن روزہ نہيں ركھا تھا وہ آئندہ رمضان آنے تك ان ايام كى قضاء كرتے ہوئے اتنے ہى روزے ركھےگا جتنے چھوڑے تھے جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو تم پر روزے فرض كيے گئے ہيں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض كيے گئے تھے تا كہ تم تقوى اختيار كرو

گنتى كے چند دن ہيں، چنانچہ تم ميں سے جو كوئى بھى بيمار ہو يا مسافر تو وہ دوسرے ايام ميں گنتى پورى كرے، اور ان لوگوں پر جو اس كى طاقت ركھے ہيں ايك مسكين كو بطور فديہ كھانا دينا ہے، اور جو كوئى نيكى ميں سبقت كرے وہ اسى كے بہتر ہے، ليكن تمہارے حق ميں بہتر كام روزے ركھنا ہى ہے اگر تم علم ركھتے ہو البقرۃ (183 ـ 184).

ليكن اگر وہ شخص كافى اور قہوہ پسند كرتے ہوئے نوش كرنا چاہتا ہے، اور وہ اپنى اس خواہش و رغبت كو ہر سال ايك مہينہ كے ليے روزے كى حالت ميں دن كے وقت نہيں چھوڑنا چاہتا تو يہ شخص ايمان قبول كرنے اور دين اسلام كے سامنے سرتسليم خم كرنے كے ليے تيار نہيں ہے، اور نہ ہى وہ دين اسلام كو حقيقى طور پر اپنانا چاہتا ہے نہ دين اسلام كو اور نہ ہى كسى اور دين كو.

كيونكہ دين چاہے كوئى بھى دين ہو وہ اس دين پر چلنے والے شخص سے مطالبہ كرتا ہے كہ اس نے جو دين بھى اپنايا ہے وہ اس كے سامنے مكمل طور پر سرتسليم خم كر دے، اور اپنى نفسانى خواہشات و رغبات ترك كرتے ہوئے دين پر ہى عمل كرے.

تو يہاں وہ مشكل گھاٹى آتى ہے جہاں پر آ كر بہت سارے لوگ ناكام ہو جاتے ہيں كہ اس گھاٹى سے آگے نہيں بڑھ سكتے اور اپنى خواہشات كو نہيں چھوڑتے، جو ان كا دل چاہتا ہے اس كى مخالفت نہيں كر سكتے، اور يہى چيز ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنى كتاب قرآن مجيد ميں اپنے نبى صلى اللہ عليہ وسلم كے ليے بيان كرتے ہوئے فرمايا ہے:

كيا آپ نے اس شخص كو نہيں ديكھا جس نے اپنى خواہش كو اپنا الہ و معبود بنا ركھا ہے، تو كيا آپ اس كے ذمہ دار ہو سكتے ہيں الفرقان (43).

چہارم:

يقينا اللہ سبحانہ و تعالى اپنے بندوں پر سب سے زيادہ رحم كرنے والا ہے، بلكہ ايك ماں جو اپنے بچے پر رحم كرتى ہے اللہ سبحانہ و تعالى تو اس ماں سے بھى زيادہ اپنے بندوں پر رحم كرنے والا ہے، جب كبھى كوئى بندہ اللہ سبحانہ و تعالى كى طرف رجوع كرتا اور توبہ كرتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالى اس بندے سے بھى زيادہ آگے بڑھتا ہے، جيسا كہ

درج ذيل حديث ميں بيان ہوا ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا اللہ عزوجل فرماتا ہے:

" ميں اپنے بندے كے ہاں اس كے گمان كے مطابق ہوں، اور ميں اس كے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے ياد كرتا ہے، اگر وہ مجھے دل ميں ياد كرتا ہے تو ميں اسے اپنے جى ميں ياد كرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے كسى جماعت ميں ياد كرتا ہے تو ميں اسے اس سے بہتر جماعت ميں ياد كرتا ہوں، اور اگر وہ ايك بالشت ميرے قريب آتا ہے تو ميں ايك ہاتھ اس كے قريب ہوتا ہوں، اور اگر وہ ايك ہاتھ ميرے قريب ہوتا ہے تو ميں دو ہاتھ اس كے قريب ہوتا ہوں، اور اگر وہ چل كر ميرے پاس آتا ہے تو ميں اس كے پاس دوڑ كر آتا ہوں "

صحيح بخارى حديث نمبر (7405) صحيح مسلم حديث نمبر (2675).

اس ليے اللہ كے بندے تم اللہ پر توكل اور بھروسہ كرو كہ جب اللہ كے قريب صدق و سچائى كے ساتھ ہوگے تو اللہ تعالى بھى آپ كى بات قبول كرتے ہوئے اور عمل كو قبول كرتے ہوئے آپ كے نقصان كو پورا كريگا، اور آپ كے معاملات ميں آسانى پيدا فرمائيگا، اور آپ كا شرح صدر فرمائيگا، اور آپ سے شر و برائى كو دور كريگا، اور جہاں سے آپ كو گمان بھى نہيں ہوگا وہاں سے مدد فرمائيگا.

اس ليے ہو سكتا ہے آپ رمضان المبارك كے روزے ركھيں تو اللہ تعالى آپ كے درد شقيقہ كى بيمارى كو ہى دور كر دے اور شفايابى نصيب كر دے، اور ہو سكتا ہے كہ آپ كو اس كافى اور قھوہ پينے سے ہى غنى كر دے كہ آپ كى يہ عادت ختم ہو جائے، اس ليے آپ اللہ كى طرف رجوع كريں اور اپنے پروردگار كے ساتھ حسن ظن ركھتے ہوئے اپنى حاجت و ضرورت اسى كے سامنے پيش كريں.

ليكن شرط يہ ہے كہ آپ اس سلسلہ ميں خود كو اللہ سبحانہ و تعالى كے حكم كے سامنے مطيع بنا كر پيش كريں اور اس كے حكم كے سامنے سرخم تسليم كر ديں، اور جو اللہ نے نازل كيا ہے اس كو قبول كرتے ہوئے اس پر ايمان لائيں.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

چنانچہ جس نے اللہ كى راہ ميں خرچ كيا اور تقوى اختيار كيا، اور نيك بات كى تصديق كى اللہ تعالى اس كے ليے آسان راستے كى سہولت ميسر كرےگا الشمش (5 ـ 7)

پنجم:

يہ معلوم ہونا چاہيے كہ جب بندہ اپنے پرودگار پر ايمان لانے ميں سچائى اختيار كرے، اور پھر كچھ امور سرانجام

دینے میں عاجز ہو، یا پھر اس کا نفس اور شہوت اس پر غالب آ جائے اور وہ کوئی معصیت و نافرمانی کر بیٹھے، تو یہ معصیت و نافرمانی راہ کا آخر نہیں، بلکہ اس کے لیے اپنے پروردگار کے سامنے توبہ و رجوع کرنے کا دروازہ کھلا ہے.

پھر جب کوئی شخص معصیت و نافرمانی میں ہوتا ہے تو اسے اللہ کی جانب سے معافی و درگزر کی امید ہوتی ہے، وہ امید رکھتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اس کی یہ غلطی اور گناہ معاف فرمائیگا.

لیکن مشکل تو وہ ہے جس کا کوئی حل نہیں کہ انسان اپنے پروردگار کے ساتھ شرك پر باقی رہے، اور اپنے رب کے دین سے اعراض کرتا پھرے اور اسے قبول نہ کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یقینا اللہ سبحانہ و تعالی اسے معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرك کیا جائے، اور اس کے علاوہ باقی گناہ جسے چاہے معاف کر دےگا، اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرك کرے تو اس نے بہت بڑا گناہ کمایا النساء (48).

ششم:

جس پر ہمیں متنبہ ہونا چاہیے اور جو اہم چیز ہے وہ یہ کہ دین اسلام میں ایك اجنبی مرد اور عورت کے مابین کوئی دوستی و تعلق قابل قبول نہیں ہے، بلکہ یہ تو جاہلیت کے اعمال میں شامل ہوتا ہے جس سے مسلمان شخص کو اجتناب کرنا چاہیے، بلکہ دین اسلام نے مرد و عورت کے اختلاط کو منع کیا ہے، کہ مرد اجنبی عورتوں کے ساتھ میل جول مت رکھیں اور نہ ہی ان سے خلوت اختیار کریں.

اس کی تفصیل ہماری اسی ویب سائٹ پر " مرد و عورت کے مابین تعلقات " کے عنوان میں بیان ہو چکی ہے، اس لیے آپ اس کا مطالعہ کر سکتی ہیں.

واللہ اعلم .